خطبہ جمعہ

بعنوان

خود احتسابی اور مجرموں کی پہچان

سلسلة منبر الحکمة

400

بتاریخ: 16 ماہِ فروری 2024ء
بمطابق: ٥ شعبان ، ١٤٤٥ ھج

بہ اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

E785 بلاک، جوہر ٹاؤن، نزد اللہ ہو چوک، لاہور، پاکستان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہم نکات

① ......اپنی نجات کی فکر کیجئے، یہی اصل احتساب ہے

② ......قرآن کی نظر میں مجرموں کی پہچان

③ ......قیامت کے روز امت کے صالح افراد کی پہچان

④ ......مشکلات میں سجدوں کی کثرت نجات کی ضمانت ہیں

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ❁ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ﴾ [الأنبياء:47]

﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ❁ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ❁ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾ [يٰسٓ:59، 61]

﴿وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ [يونس:27]

﴿يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُوْنَ﴾ [الروم:7]

تمہید

حقوق اللہ یا حقوق العباد کے سلسلے میں کسی بھی کوتاہی، گناہ اور اخلاقی گراوٹ میں اپنا محاسبہ نہ کرنا ہی اصل خرابی اور گناہوں پر جری ہونے کی بنیادی وجہ ہے۔ اگر زندگی کو بامقصد نہ بنایا جائے تو ایک دن موت کی تلخ حقیقت سے دوچار ہونا پڑے گا، جس سے کسی کو انکار یا فرار نہیں۔ پھر اپنے کیے کو بھگتنا اور بوئے کو کاٹنا پڑے گا۔

زندگی اور اس کے تمام عیش وآرام، نعمتیں، منصب وعہدے اور لطف ومزے محض عارضی، وقتی اور زوال پذیر ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیکھا جائے تو انھی کی خاطر انسان گناہ، ضلالت اور سرکشی کی راہ اختیار کرتا ہے۔خود احتسابی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم اپنا نسب نامہ پڑھ کر دیکھ لیں کہ آباء واجداد میں کوئی باقی نہیں رہا تو پھر ہم نے بھی بے نشان ہو کر رہنا ہے۔

جن لوگوں نے اپنی زندگی صرف دنیا کے لیے گزا دی ہے، انھیں جاننا چاہیے کہ زمانہ تیز رفتاری کے ساتھ چل رہا ہے اور ہر چیز اپنی فنا کی طرف رواں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی ذاتِ برحق کو ہی دوام ہے۔

دنیا کی نعمتیں شکر الٰہی کا ذریعہ ہیں، مگر انھی میں کھو جانا اور ان کے حصول کو مقصد حیات سمجھ لینا اور اپنے دینی ومعاشرتی فرائض ترک کر دینا بالکل درست نہیں۔ عام طور پر لذتوں کی کثرت انسان کو غافل اور کاہل بنا دیتی ہے، اس لیے زہد وتقویٰ یہ ہے کہ نعمتوں سے فائدہ اٹھایا جائے، لیکن ان کی خاطر زندگی کے مقصد اور بندگی کو کسی طرح بھی ترک نہ کیا جائے۔ اسلامی تعلیمات میں اصل الاصول یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی حقیقی نجات حاصل ہو اور جہنم کی آگ سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ یہی شعوری بیداری سارے اعمال کو سدھارتی اور بداعمالیوں سے توبہ کا سبب ہے۔

نجات کی فکر کیجئے، یہی اصل احتساب ہے

......ظاہر پرستی اور حقیقی احتساب:

انسانی عقل وقت اور سپیس میں کھوگئی ہے، سائنسی ایجادات کی وجہ سے لوگ اسی کی بچاری نظر آتے ہیں، ظاہر پرستی اور عقل پرستی پر نتیجے اخذ کرتے ہیں، حالاں کہ دیکھا جائے تو زمان ومکان خود کچھ نہیں اصل کارفرما ذات برحق صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اگر حقیقت پر نظر رکھی جائے تو نہ زمان کی کوئی اصل ہے نہ مکان کی۔ اصل صرف لا الہ الا اللہ کی ہے۔ یہی کائنات کی سب سے بڑی حقیقت ہے، جس نے اس کو پا لیا وہی ہدایت یافتہ، کامیاب اور نجات پانے والا ہے۔

اس کے بارے علامہ اقبال ؒ اپنی نظم خودی کا سرنہاں میں کہا ہے:

خرد ہوئی ہے زمان ومکاں کی زُنّاری　　　نہ ہے زماں نہ مکاں، لا الٰہ الا اللہ

اسی حقیقت کو دوسرے الفاظ میں علامہ ے یوں بیان کیا ہے:

تری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود　　　مری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا

وجود کیا ہے، فقط جوہرِ خودی کی نمود　　　کر اپنی فکر کہ جوہر ہے بے نمود ترا

......کثرت مال، انسان کو غافل اور کاہل بنا دیتا ہے:

دنیا کی نعمتیں جو عبادت کے لیے خرچ ہوں وہ قابل تحسین ہیں، لیکن صرف مال ودولت کو اکٹھا کرنا اور اپنی خواہشات پر خرچ کرنا ہرگز قابل تعریف نہیں ہے۔ لیکن یہ نعمتیں عبادت میں صرف ہوں تو ہی بہتر اور افضل ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا:

((إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ؛ فَإِنَّ عِبَادَ اللهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ))

''زیادہ ناز ونعمت کی زندگی سے بچنا، کیونکہ اللہ کے (مخلص) بندے زیادہ نعمت گزار نہیں ہوتے ہیں۔''

[صحيح] مسند أحمد:22105 ۔ السلسلة الصحيحة ، للالباني:353

......شرح الحدیث:

زندگی کو جفاکش بنانے کا مطلب یہ نہیں کہ صوفیا اور رہبان کی طرح دنیا کو ترک کر دیا جائے، نعمتیں میسر ہونے پر استعمال نہ کی جائیں یا جائز طریقے سے نعمتیں حاصل ہی نہ کی جائیں، حالاں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اُس کے بندے پر نعتوں کا اثر ظاہر ہو اور وہ خوش حالی سے زندگی بسر کرے۔

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ [الضحى:11]

''اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتا رہ۔''

جب کہ حدیث میں اس بات کی تعریف کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمتوں کا اثر بندے پر ظاہر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ))

''اللہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے۔''

[صحيح] سنن الترمذى:2819

......خود احتسابی کے لیے ایک عمل:

لیکن ممانعت ایسی صورت حال اختیار کرنے سے ہے کہ جس میں زندگی کا مقصد پیسہ کمانا، مال ودولت اکٹھا کرنا اور دنیا ہی کا حصول ہو۔ ایسی دنیاداری انسان کو آخرت سے غافل اور لا پرواہ کر دیتی ہے۔

جیسے قرآن مجید میں فرمان باری ہے:

﴿يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ﴾ [الروم:7]

''وہ تو (صرف) دنیاوی زندگی کے ظاہر کو (ہی) جانتے ہیں اور آخرت سے بالکل ہی بے خبر ہیں۔''

......جو دنیا سے چلا گیا وہ دوبارہ واپس نہیں پلٹے گا:

شہداء احد کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنی تعظیم وتکریم دیکھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اپنی دلی خواہش کریں ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ دنیا میں دوبارہ جائیں تا کہ دوسری بار پھر شہید ہوں۔ سیدنا جابر بن عبداللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:
''تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے باپ عبداللہ، جو اُحد میں شہید ہوئے تھے، کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا، پھر فرمایا: بتلاؤ کیا چاہتے ہو؟ تو تمھارے باپ نے کہا: مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دیجیے، تاکہ دوسری بار شہادت کا مرتبہ پاؤں۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
((إِنِّی قَضَیْتُ ، أَنَّهُمْ إِلَیْهَا لَا یُرْجَعُونَ))
''میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہاں آنے والے دوبارہ دنیا میں نہیں لوٹائے جائیں گے۔''
[حسن] مسند احمد: 14881

......شرح الحدیث:

علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:
وهذه الآية ردّ على من زعم أن من الخلق من يرجع قبل يوم القيامة
''یہ آیت اُس شخص کی تردید کرتی ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ مخلوق میں کچھ ایسے ہیں جو قیامت سے پہلے دنیا میں آجاتے ہیں۔''
علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس آیت سے روافض کی تردید ہوتی ہے، جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی رجعت کے قائل ہیں۔ ذرا سوچیں! جب دنیا سے چلے جانے کے بعد شہداء احد کی دوبارہ واپسی ممکن نہیں تو کسی اور کی واپسی کیسے ممکن ہے!
تفسیر القرطبی: 24/15

......مجرم اپنے چہرے سے پہچانیں جائیں گے:

جس طرح دنیا میں مجرم ہر وقت ڈرا رہتا ہے کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں، چہرا مرجھایا ہوتا، دل میں خوف بیٹھا ہوتا اور پریشان ہوتا ہے، اسی طرح قیامت کے دن کفر و شرک پر مرنے والے اور ساری زندگی حدود اللہ کو پامال کرنے والوں کا نقشہ قرآن مجید نے یوں کھینچا ہے:
﴿یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾ [ال عمران:106]
''جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔''

آیت کریمہ کی تفسیر میں شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''معلوم ہوا کہ سیاہ منہ ان کے ہیں جو مسلمانی میں کفر کرتے ہیں، منہ سے کلمہ اسلام کہتے ہیں اور عقیدہ خلاف رکھتے ہیں، سب گمراہ فرقوں کا یہی حکم ہے۔ (موضح القرآن)
......زندگی کے برے کرتوت کا نتیجہ کچھ یوں بھی ظاہر ہوگا کہ قیامت کے دن کچھ چہرے مرجھائے ہوں گے۔ یہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ لوگ ہوں گے جو دنیا اور اس کی عارضی لذتوں کو جنت اور اس کی دائمی خوشیوں پر ترجیح رہے، قیامت کے دن ان کے چہرے غم والم کے مارے نہایت بے رونق اور اداس ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ﴾ [القيامة:24]

’’اور کتنے چہرے اس دن (بدرونق) اور اداس ہونگے۔‘‘

......اللہ کے فیصلے کو کوئی چیلنج اور اپیل نہیں کرسکتا ہے:

ایمان، عمل صالح اور زندگی بھر اطاعت کرنے کی وجہ سے اہل ایمان کے چہرے تروتازہ اور روشن ہوں گے، جب کہ مجرموں کے چہرے کفر وشرک، فسق وفجور اور گناہوں کی وجہ سے سخت سیاہ ہونگے۔

قیامت کے دن جرائم کا محاسبہ اور وزن ہوگا، عدل کے دن ظلم نہیں ہوگا اور ہر ایک کو اپنا نامہ دیکھ کر اندازہ ہو جائے کہ اس نے دنیا کی زندگی میں کیا کھویا اور کیا پایا؟ حساب لینے کے حوالے سے اللہ ہی کافی ہوگا، پھر اللہ کے فیصلہ کو کوئی چیلنج اور اپیل نہیں کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ﴾ [الأنبياء:47]

’’اور ہم قیامت کے دن ایسے ترازو رکھیں گے جو عین انصاف ہوں گے، پھر کسی شخص پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے ایک دانہ کے برابر عمل ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔‘‘

قیامت کے دن سارے راز کھل جائیں گے، زمین اپنا بوجھ نکال باہر پھینکے گی، ہر کوئی اپنا اعمال کے مطابق اپنی فکر اور نفسانفسی کے عالم میں ہوگا۔ قیامت کے روز مومنوں کے منہ نورانی اور چمکیلے، گورے اور صاف ہوں گے، کافروں کے چہرے ذلیل اور پست ہوں گے۔

......قیامت کے روز نور کس چیز سے حاصل ہوگا:

اصل خوب صورتی ظاہری صورت اور گورے رنگ کی نہیں، اصل خوب صورتی سیرت اور اچھے کردار سے بنتی ہے، یہی نور ہوگا جو قیامت کے دن بندے کے آگے آگے ہوگا، یہی اصل نور اور حقیقی کامیابی کی علامت ہے:

﴿يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾ [التحريم:8]

’’جس دن اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے، رسوا نہیں کرے گا، ان کا نور ان کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آگے اور ان کی دائیں طرفوں میں دوڑ رہا ہوگا۔“

......ہر ایک اپنے رب کے ہاں غلام بن کر حاضر ہوگا:

دنیا کی ساری ٹھاٹھ باٹھ، چودھراہٹ اور مال واسباب قیامت کے دن کام نہیں آئے گا، حتی کہ اپنی اولاد، بیوی بچے اور بھائی بھی جنھیں انسان اپنے لیے دست وبازو سمجھتا ہے، اپنی نیکیوں کی فکر ہوگی، دوسرے سے لاتعلقی کا اعلان ہوگا کہ کہیں وہ مجھ سے نیکی کا سوال نہ کر لے، سبھی اللہ کے روبرو بندے بن کر حاضر کیے جائیں گے، کسی کو دم مارنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۞ لَقَدْ اَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۞ وَ کُلُّهُمْ اٰتِیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَرْدًا﴾ [مریم:93، 95]

”آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ رحمان کے پاس غلام بن کر آنے والا ہے۔ بلاشبہ یقیناً اس نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے اور انھیں خوب اچھی طرح گن کر شمار کر رکھا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے پاس اکیلا آنے والا ہے۔“

......حاضر کیے جانے والے بڑے دن کی فکر کیجیے:

قیامت کے دن کوئی کسی کا مددگار نہیں ہوگا، نہ مال ہی وہاں کچھ کام آئے گا۔ ہر شخص کو تنہا اپنا اپنا حساب دینا پڑے گا اور جن کی بابت انسان دنیا میں یہ سمجھتا ہے کہ یہ میرے وہاں حمائتی اور مددگار ہوں گے، وہاں سب غائب ہو جائیں گے۔ کوئی کسی کی مدد کے لئے حاضر نہیں ہوگا۔

﴿یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ﴾ [الشعراء:88]

”اس دن نہ مال نفع دے گا، نہ بیٹے۔“

☆......اگر یہی سوچ وفکر ہمارے اندر پیدا ہو جائے تو گناہ اور ظلم سے رک جائیں اور اعمال صالح بن جائیں۔

﴿وَاِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ﴾ [یٰسٓ:32]

”اور یہ سب کے سب لوگ ہمارے ہاں حاضر کیے جائیں گے۔“

قرآن کی نظر میں مجرموں کی پہچان

سورۃ یٰسٓ میں مجرموں کا حال بیان کیا جا رہا ہے کہ وہ دنیا میں تو اہل ایمان کے ساتھ ملے جلے رہتے تھے بلکہ وہ ٹھاٹھ باٹھ کی زندگی گزارتے تھے اور مومنوں کو حقیر سمجھتے تھے، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ناگوار سمجھتے تھے۔ مگر قیامت کے دن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالی یا فرشتے کہیں گے: اے مجرمو! آج انصاف کا دن ہے میرے بندوں سے الگ ہو جاؤ۔آج اُن کا جہان الگ ہے اور تمھارا الگ۔

اس لیے کہ میدان محشر میں سب سے جلے کھڑے ہوں گے ،مومن ہوں یا کافر،مخلص ہوں یا منافق ، صالح اور پاکباز ہوں یا فاسق وفاجر۔اس لیے تو قیامت کا نام "یوم الجمع "اور"یوم الحشر "ہے۔پھر مجرموں سے کہا جائے گا کہ تم مومنوں سے علیحدہ ہو جاؤ۔اس لیے اسے "یوم الفصل " بھی کہا گیا ہے۔گویا ایک تو ان کی ندامت کا باعث جدائی کا یہ اعلان ہے۔دوسرا مومنوں سے جدا ہوکر ایک طرف کھڑے ہونا بجائے خود ندامت کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۞ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَابَنِىْٓ آدَمَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۞ وَاَنْ اعْبُدُوْنِى هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۞﴾ [یٰسٓ:59، 61]

”الگ ہو جاؤ آج اے مجرمو! کیا میں نے تمھیں تاکید نہ کی تھی اے اولادِ آدم! کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔اور یہ کہ میری عبادت کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے۔“

......مجرموں کے چہرے جیسے تاریک رات:

دیکھئے! دنیا میں بھی جب کوئی مجرم پکڑا جاتا ہے یا اپنی رہائی سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس کے چہرے پر سیاہی اور ذلت چھا جاتی ہے۔قرآن مجید نے اسی حالت کو یوں بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز مجرموں کے چہروں پر اس قدر تاریکی چھا رہی ہوگی جیسے اندھیری رات کا کچھ حصہ ان کے چہروں پر جما دیا گیا ہے۔

﴿وَ الَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ [یونس:27]

”اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں،کسی بھی برائی کا بدلہ اس جیسا ہوگا اور انہیں بڑی ذلت ڈھانپے گی، انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا،گویا ان کے چہروں پر رات کے بہت سے ٹکڑے اوڑھا دیے گئے ہیں،جبکہ وہ اندھیری ہے۔یہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔“

......مجرموں کے چہرے سیاہ اور ندامت چھائی ہوگی:

مومنوں کے چہرے روشن ہوں گے ان کے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور روشنی میں کھڑے ہوں گے۔ جب کہ مجرموں کے چہرے سیاہ ہوں گے، ان کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوں گے اور اندھیرے میں کھڑے ہوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گے، آنکھیں جھکی ہوئی اور ذلت چھائی ہوئی ہوگی۔

﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيمَاهُمْ﴾ [الرحمن:41]

''اور مجرم اپنی علامت سے پہچانیں جائیں گے۔''

قیامت کے روز مجرموں کو کہا جائے گا کہ آج کے دن تم الگ ہو جاؤ، تا کہ ناپاک، پاک سے علیحدہ ہو جائے اور یہی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کیوں قیامت انصاف اور عدل کا دن ہوگا:

﴿لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ﴾ [الأنفال:37]

''تا کہ اللہ خبیث کو طیب سے الگ کر دے۔''

حافظ ابو طاہر السّلفی نے بسند صحیح سعید بن منصور سے نقل کیا ہے کہ میرے ایک ساتھی کو خواب آیا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے اور کوئی منادی کر رہا ہے: ﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ﴾ تو غلاموں اور جانوروں کو فروخت کرنے والوں کو دھکے دے کر جدا کر دیا جائے گا، کیوں کہ ان کی فروخت میں دھوکا اور غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے۔

......مجرم کو اپنے جرم کے مطابق الگ کر دیا جائے گا:

یہ علیحدگی مجرموں کی مومنوں سے ہی نہیں بلکہ مجرموں کی باہمی مجرموں سے بھی ہوگی۔ مشہور مفسر امام ضحاک رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے، یعنی یہودی، عیسائی، مجوسی، ہندو، سکھ، دہریے وغیرہ سب کو ایک دوسرے سے جدا جدا ہو جانے کا حکم ہوگا۔ کافر قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ مگر مومن تو سب اکٹھے ہوں اور ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں گے۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الأخلاء يومئذ بعضهم لبعض عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾ [الزخرف:67]

''سب دلی دوست قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں تھے، مگر متقی لوگ۔

مجرم لوگ جہنم میں کئی درجات میں ہوں گے:

......روز قیامت مجرم خود آپس میں الگ ہو جائیں گے:

جیسے اہل جنت اپنے ایمان اور اعمال کے مطابق جنت میں مختلف درجات ہوں گے، اسی طرح کافر و فاسق کے کفر و فسق کی سزا میں مختلف درجات ہوں گے اور ان سب کو جدا جدا ہونے کا حکم ہوگا۔ یہ میدان محشر میں اور جہنم میں بھی علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔ گویا عذاب کے ساتھ انھیں آپس کی فرقت اور جدائی کا عذاب بھی ہوگا۔ ایک دوسرے سے یہ جدائی شدت عذاب کی طرف اشارہ ہے۔

......جب باطل معبود الگ ہوں تو مجرم مایوس ہو جائیں گے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جدائی اور دوری سے مراد ان کے عبادت گزاروں میں جدائی بھی ہے جنھیں وہ اللہ کا مقرب اور اپنا شفیع سمجھتے تھے اور اس بنا پر ان کی نذر و نیاز دیتے تھے، لیکن اسی شرک کی وجہ سے روز قیامت مایوسی ان پر چھائی ہوگی۔

﴿وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ * وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ * وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ﴾ [العنكبوت:25]

اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم ناامید ہو جائیں گے۔ اور ان کے لیے ان کے شریکوں میں سے کوئی سفارش کرنے والے نہیں ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے منکر ہو جائیں گے۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن وہ الگ الگ ہو جائیں گے۔"

دوسرے مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾ [المعارج:44]

"ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، ذلت انھیں گھیرے ہوئے ہوگی، یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔"

......مجرم لوگ اپنے ساتھیوں سمیت کٹہرے میں ہوں گے:

قیامت قائم ہونے کے ساتھ فرشتوں کو حکم ہوگا کہ کفار و مشرکین کو مومنوں سے الگ کرو اور ان میں سے ہر ہر قسم کو الگ الگ اکٹھا کرو، مثلاً زانیوں کو زانیوں کے ساتھ، سود والوں کو سود خوروں کے ساتھ، چوروں کو چوروں کے ساتھ، اسی طرح مشرک خاوندوں کو ان کی مشرک بیویوں کے ساتھ اکٹھا کرنے کا حکم ہوگا۔

جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ * مِن دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ * وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ﴾ [الصافات:22، 24]

"اکٹھا کرو ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا اور ان کے جوڑوں کو اور جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا، پھر انھیں جہنم کی راہ کی طرف لے چلو۔ اور انھیں ٹھہراؤ، بے شک یہ سوال کیے جانے والے ہیں۔"

......مجرم کے ساتھ جرم میں شریک لوگ بھی ساتھ ہوں گے:

جہنم کے پل صراط کی طرف لے جاتے ہوئے حکم ہوگا کہ انھیں ٹھہراؤ، کیونکہ ان سے ان کے اعمال کے متعلق سوال ہوگا، اس وقت دنیا میں ان کے کفر و شرک اور دوسرے برے کرتوت میں شریک ان کے دوست اور جھوٹے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں گے، جیسا کہ فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ﴾ [حٰمٓ السجدة: 19]

''اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے، پھر ان کی الگ الگ قسمیں بنائی جائیں گی۔''

قیامت کے روز امت کے صالح افراد کی پہچان

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن سارا امتوں میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَعْرِفُهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ، وَأَعْرِفُهُمْ بِنُورِهِمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ))

''میری امت کے لوگوں کی پیشانیاں آثار وضو سے چمک دار اور روشن ہوں گی، یہ کیفیت کسی اور کی نہیں ہوگی اور میں اس طرح بھی انہیں شناخت کرسکوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور یہ کہ ان کا نور ان کے آگے دوڑ رہا ہوگا۔''

[حسن لغيره] مسند احمد: 21740

......امت کے صالح لوگوں کی پہچان:

قیامت کے دن امت محمدیہ کے صالح لوگوں کو پہچاننے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال دے کر فرمایا:

''تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر کسی آدمی کا سفید چہرے اور پاؤں والا گھوڑا سیاہ گھوڑوں کے درمیان ہوتو کیا وہ اپنا گھوڑا نہیں پہچان لے گا؟'' لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ))

''وہ لوگ قیامت کے دن (میدان حشر میں) اس حال میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے، اور میں حوض پر ان کا پیش رو ہوں گا۔''

[صحيح] صحيح مسلم: 249 - سنن النسائى: 150

......وضو کی برکت سے قیامت کے دن چہرے روشن ہوں گے:

وضو کی فضیلت یہ ہے کہ اس کی برکت سے چہرہ اور دیگر اعضائے وضو روشن ہوں گے۔ یہی نماز کا نور اور حقیقی خوب صورتی ہے، جس مظاہرہ انسان کو قیامت کے دن ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ القِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الوُضُوءِ))

”میری امت کے لوگ قیامت کے دن بلائے جائیں گے جبکہ وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔“

صحيح البخارى: 136

......سجدے ہی حقیقی کامیابی کے ضامن ہیں:

اس امت کی نجات اور حقیقی کامیابی اسی میں ہے کہ اپنے رب کے حضور سجدے ریز ہو جائے، اپنی مشکلات کو اپنے مالک ومختار کے سامنے رکھیں۔ یہی سجدے قربت الٰہی کا ذریعہ ہیں اور انھی سے غیر اللہ سے نجات اور مصائب سے آسانی ہوسکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن سب سے پہلے سجدے ریز ہوں گے اور سر مبارک اٹھا کر اپنی امت کو پہچانیں گے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((أَنَـا أَوَّلُ مَـنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَأَنْظُرَ إِلَى بَيْنِ يَدَيَّ، فَأَعْرِفَ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ))

”قیامت کے روز سب سے پہلے مجھے اجازت دی جائے گی کہ (اللہ کو) سجدہ کروں اور سب سے پہلے مجھے (ہی سجدہ سے) سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔ سر اٹھا کر میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو تمام امتوں میں کے درمیان اپنی امّت کو پہچان لوں گا۔“

مسند احمد: 21737 -

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا﴾ [النجم:62]

”تم اللہ کو سجدہ کرو اور (اس کی) بندگی کرو۔“

خطبہ رائٹر
حافظ تنویر الاسلام
03424449009

خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ)
03034125519
03014843312

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاھد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com